جاوید احمد غامدی
تحقیق و تخریج: محمد حسن الیاس

دوزخ کے اعمال

(۶)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

—— ۱ ——

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ،[1] أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَنَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، جَلَسُوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرُوا أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ فِيهَا عِلْمٌ يَنْتَهُونَ إِلَيْهِ، فَأَرْسَلُونِي إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَعْظَمَ الْكَبَائِرِ شُرْبُ الْخَمْرِ، فَأَتَيْتُهُمْ، فَأَخْبَرْتُهُمْ، فَأَنْكَرُوا ذٰلِكَ، وَوَثَبُوا إِلَيْهِ جَمِيعًا، حَتّٰى أَتَوْهُ فِي دَارِهِ، فَأَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ”إِنَّ مَلِكًا مِنْ مُلُوكِ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ رَجُلًا، فَخَيَّرَهُ بَيْنَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ، أَوْ يَقْتُلَ نَفْسًا، أَوْ يَزْنِيَ، أَوْ يَأْكُلَ لَحْمَ الْخِنْزِيرِ، أَوْ يَقْتُلُوهُ إِنْ أَبٰى، فَاخْتَارَ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ، وَأَنَّهُ لَمَّا شَرِبَهَا لَمْ يَمْتَنِعْ مِنْ شَيْءٍ

أَرَادُوهُ مِنهُ"، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَنَا مُجِيبًا: "مَا مِن أَحَدٍ يَشرَبُهَا، فَيَقبَلَ اللّٰهُ لَهُ صَلَاةً أَربَعِينَ لَيلَةً، وَلَا يَمُوتُ وَفِي مَثَانَتِهِ مِنهَا شَيءٌ، إِلَّا حُرِّمَت عَلَيهِ بِهَا الجَنَّةُ، فَإِن مَاتَ فِي أَربَعِينَ لَيلَةً، مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً".

سالم بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک دن ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ میں سے کچھ دوسرے لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور اِس موضوع پر گفتگو کر رہے تھے کہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ اُن میں کسی کے پاس اِس معاملے میں کوئی ایسا علم نہیں تھا کہ حتمی فیصلے کے لیے وہ اُس کی مراجعت کر سکیں۔ اِس پر اُنھوں نے مجھے عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا کہ میں اِس موضوع کے بارے میں اُن سے کچھ معلوم کروں۔ چنانچہ میں اُن کے پاس گیا اور اُن سے پوچھا تو اُنھوں نے مجھے بتایا کہ اُن کے نزدیک سب سے بڑا گناہ شراب نوشی ہے۔[1] میں نے یہ بات واپس آکر اِن حضرات کو بتائی تو اُنھوں نے مان کر نہیں دیا اور سب کے سب عبد اللہ بن عمرو کی طرف لپکے اور اُن کے گھر جا پہنچے۔ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اُنھیں بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے کسی شخص کو گرفتار کیا اور اُس سے تقاضا کیا کہ اپنی جان بخشی کے لیے وہ یا شراب پیے گا یا ایک بچے کو قتل کرے گا یا زنا کرے گا یا خنزیر کا گوشت کھائے گا، اور اُس نے اگر اِن میں سے کوئی کام نہ کیا تو اُسے قتل کر دیا جائے گا۔ اُس شخص نے بظاہر کم تر درجے کی برائی سمجھ کر شراب پینے کو اختیار کیا، لیکن جب شراب پی تو اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور وہ سارے گناہ کر گزرا جو وہ لوگ اُس سے کرانا چاہتے تھے۔[2] پھر مزید یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سوال کا جواب دیتے ہوئے ہم سے کہا تھا کہ کوئی ایسا شخص نہیں کہ شراب پیے اور اللہ اِس کے باوجود چالیس روز تک اُس کی نماز قبول کرتا رہے اور اُس کے مثانے میں کوئی نشے کی چیز ہو اور وہ مر جائے تو اُس پر جنت اِسی بنا پر حرام نہ کر دی جائے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ پھر اگر وہ چالیسویں دن مر گیا تو اُس کی موت جاہلیت پر ہو گی۔[3]

---

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

۱۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات، خاص کر اُس بات سے جو آگے بیان ہوئی ہے کہ شراب پینے والا پھر اس کے نشے میں ہر گناہ کر گزرتا ہے، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا استنباط ہے، ورنہ قرآن اِس معاملے میں بالکل واضح ہے کہ سب سے بڑا گناہ شرک، اِس کے بعد قتل اور اِس کے بعد زنا ہے۔ اِسی طرح جو دس بڑے گناہ قرآن میں مذکور ہیں، اُن میں بھی اللہ تعالیٰ نے شراب نوشی کو شامل نہیں فرمایا۔ تاہم اُن کی بات اِس پہلو سے یقیناً قابل لحاظ ہے کہ شراب فی الواقع ام الخبائث ہے اور جس طرح کہ پیچھے ایک روایت کے حواشی میں ہم نے بیان کیا ہے، اِس کی لت پڑ جائے تو اِس سے دسیوں گناہ جنم لے سکتے ہیں۔

۲۔ یہ من جملہ اسرائیلیات ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ اِس طرح کے قصے جس طرح باقی قوموں میں بیان کیے جاتے ہیں، اُسی طرح عرب میں بھی بیان کیے جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اِس کی نسبت اگر صحیح ہے تو آپ نے بھی اِس کو غالباً کسی موقع پر ایک قصے ہی کی حیثیت سے بیان کیا ہوگا۔ اِس طرح کے قصے سبق آموزی کے لیے بیان کیے جاتے ہیں۔ اِس کی بہترین مثال سعدی شیرازی کی ''گلستان''، ''بوستان'' اور اِس نوعیت کی بعض دوسری کتابیں ہیں۔ اِنھیں حقیقت پر محمول نہیں کرنا چاہیے۔

۳۔ یہ اُنھی ارشادات کا حوالہ ہے جن کی وضاحت ہم پیچھے اس باب کی روایتوں کے حواشی میں کر چکے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مستدرک حاکم، رقم ۷۳۰۱ سے لیا گیا ہے اور اِس کے راوی عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے یہ روایت ابونعیم کی الآحاد والمثانی میں بھی نقل ہوئی ہے۔

— ۲ —

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَدِمَ نَفَرٌ مِنْ جَيْشَانَ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْنَا بِذِكْرِكَ، فَأَحْبَبْنَا أَنْ نَأْتِيَكَ، فَنَسْمَعَ مِنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "أَسْلِمُوْا تَسْلَمُوْا"، قَالَ: فَأَسْلَمُوْا، وَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، مُرْنَا وَانْهَنَا، فَإِنَّا نَرٰى أَنَّ الْإِسْلَامَ قَدْ نَهَانَا عَنْ أَشْيَاءَ كُنَّا نَأْتِيهَا، وَأَمَرَنَا بِأَشْيَاءَ لَمْ نَكُنْ نَقْرَبُهَا، قَالَ: فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَاهُمْ، ثُمَّ خَرَجُوْا

حَتّٰى جَاءُوا رِحَالَهُمْ، وَقَدْ خَلَّفُوا فِيهَا رَجُلًا، فَقَالُوا: اذْهَبْ، فَضَعْ مِنْ إِسْلَامِكَ عَلٰى يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الَّذِي وَضَعْنَا، وَسَلْهُ عَنْ شَرَابِنَا، فَإِنَّا نَسِينَا أَنْ نَسْأَلَهُ، وَقَدْ كَانَ مِنْ أَهَمِّ الْأَمْرِ عِنْدَنَا، فَجَاءَ ذٰلِكَ الْفَتٰى، فَأَسْلَمَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ النَّفَرَ الَّذِينَ جَاءُوكَ وَأَسْلَمُوا عَلٰى يَدَيْكَ، قَدْ أَمَرُونِي أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُونَهُ بِأَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ، يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، وَأَرْضُهُمْ أَرْضٌ بَارِدَةٌ، وَهُمْ يَعْمَلُونَ لِأَنْفُسِهِمْ، وَلَيْسَ لَهُمْ مَنْ يَمْتَهِنُ الْأَعْمَالَ دُونَهُمْ، وَإِذَا شَرِبُوهُ قَوَوْا بِهِ عَلَى الْعَمَلِ، قَالَ: ”أَوَمُسْكِرٌ هُوَ“؟ قَالَ: اللّٰهُمَّ! نَعَمْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ“، قَالَ: فَأَفْزَعَهُمْ ذٰلِكَ، فَخَرَجُوا بِأَجْمَعِهِمْ، حَتّٰى جَاءُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَرْضَنَا أَرْضٌ بَارِدَةٌ، وَإِنَّا نَعْمَلُ لِأَنْفُسِنَا، وَلَيْسَ لَنَا مَنْ يُمْتَهَنُ دُونَ أَنْفُسِنَا، وَإِنَّمَا شَرَابٌ نَشْرَبُهُ بِأَرْضِنَا مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ: الْمِزْرُ، وَإِذَا شَرِبْنَاهُ فَأُعِنَّا عَلَى الْبَرْدِ وَقَوِينَا عَلَى الْعَمَلِ، فَقَالَ: ”أَمُسْكِرٌ هُوَ“؟ قَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ”كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، إِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ مُسْكِرًا أَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِينَةِ الْخَبَالِ“. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَا طِينَةُ الْخَبَالِ؟ قَالَ: ”عَرَقُ أَهْلِ النَّارِ، أَوْ عُصَارَةُ أَهْلِ النَّارِ“.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یمن کے لوگوں کی ایک جماعت جیشان کے علاقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یارسول اللہ، ہم نے آپ کا ذکر سنا تو خواہش ہوئی کہ آپ کے پاس جائیں اور آپ کی دعوت خود آپ کی زبان سے سنیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے جواب میں فرمایا: اسلام لاؤ، سلامت رہو گے۔ اِس پر اُن لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور عرض

کیا: یارسول اللہ، اب ہمیں کیا کرنا ہے، آپ حکم فرمائیے، اور جس چیز سے روکنا ہے، روکیے، کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ اسلام نے کچھ چیزوں سے روکا ہے جو ہم اِس سے پہلے کرتے رہے ہیں اور کچھ چیزیں جن کے ہم قریب نہیں جاتے تھے، اُن کا حکم بھی دیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اِس کے بعد اُن کو اپنے کچھ اوامر و نواہی بتائے۔ پھر وہ لوگ وہاں سے نکلے اور اپنے کجاووں کے پاس پہنچ گئے، جہاں وہ ایک شخص کو پیچھے چھوڑ گئے تھے اور اُس سے کہا کہ تم بھی جاؤ اور اپنے عہد اطاعت کا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر رکھ دو، جس طرح ہم نے رکھ دیا ہے اور ہاں، آپ سے ہمارے مشروب کے بارے میں بھی پوچھنا، اِس لیے کہ ہم اُس کے بارے میں پوچھنا بھول گئے ہیں، دراں حالیکہ یہ ہمارے ہاں بہت اہم معاملہ ہے۔ اِس پر وہ نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا، پھر عرض کیا: یارسول اللہ، مجھے اُن لوگوں نے کہا ہے، جو ابھی آپ کے پاس آئے تھے اور اُنھوں نے اسلام قبول کیا ہے کہ میں آپ سے اُس مشروب کے بارے میں بھی پوچھوں جو یہ لوگ جو سے بناتے اور اپنے علاقے میں پیتے ہیں۔ اور اِسے 'مزر' کہا جاتا ہے۔ یہ سرد علاقے کے رہنے والے ہیں اور اپنے لیے خود محنت کرتے ہیں۔ اِن کے کوئی خدام نہیں ہیں جو اِن کی جگہ اِن کے کام کاج کر دیں۔ سو یہ اُس کو پی لیتے ہیں تو اِن میں محنت کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ اُس نے کہا: بخدا، نشہ آور تو ہے۔ آپ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ یہ بات اُن لوگوں کو معلوم ہوئی تو بہت گھبرائے اور سب کے سب اپنے کجاووں کے پاس سے نکل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آ گئے اور عرض کیا: یارسول اللہ، ہمارا علاقہ ایک سرد علاقہ ہے اور ہم اپنا کام خود کرتے ہیں، ہمارے کوئی خدام نہیں ہیں جو ہماری جگہ ہمارا کام کاج کر دیں اور یہ مشروب جو ہم اپنے ہاں پیتے ہیں، یہ جو سے بنتا ہے اور اِسے 'مزر' کہا جاتا ہے۔ ہم یہ پی لیتے ہیں تو اِس سے سردی کا مقابلہ کرنے میں مدد ملتی ہے اور ہمارے اندر محنت کی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اُن کی یہ بات سن کر آپ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ اُنھوں نے کہا: جی، نشہ آور تو ہے۔ اِس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور بلاشبہ نشے کی چیز پینے والوں کے لیے اللہ نے طے کر رکھا ہے کہ وہ اُنھیں ہلاکت کی کیچڑ پلائے گا۔ اُنھوں نے پوچھا: یارسول اللہ، یہ ہلاکت کی کیچڑ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا جو کچھ اُن سے نچڑے گا[1]۔

۱۔ اِس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نشہ آور چیزوں سے ہر حال میں بچنا چاہیے، اِس لیے کہ یہ اگر کسی ضرورت کے تحت بھی استعمال کی جائیں تو قابل معافی نہیں ہیں۔ یہ آدمی کو دوزخ میں لے جانے کا باعث بن سکتی ہیں۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۲۹۷ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس کے مصادر یہ ہیں: مسند احمد، رقم ۱۴۵۸۵۔ صحیح مسلم، رقم ۳۷۳۹۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۵۰۶۰، ۶۵۷۰۔ السنن الصغریٰ، نسائی، رقم ۵۶۴۲۔ مستخرج ابی عوانہ، رقم ۶۲۹۸۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۹۶۳۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۵۳۱۔ معرفۃ السنن والآثار، بیہقی، رقم ۴۵۹۰۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

۳

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ[1] قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "[عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ][2] وَرَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ[3] يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ،[4] كَانَ أَوَّلَ مَنْ [غَيَّرَ عَهْدَ إِبْرَاهِيْمَ][5] وَسَيَّبَ السَّوَائِبَ".

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی تو میں نے عمرو بن عامر خزاعی کو وہاں اِس حال میں دیکھا کہ اپنی آنت گھسیٹتا پھر رہا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے سب سے پہلے ابراہیم علیہ السلام کے عہد کو بدل ڈالا اور جانور کو سائبہ کرنے کی رسم ڈالی[1]۔

۱۔ یعنی یہ رسم کہ اونٹنی کو منت پوری ہو جانے کے بعد آزاد چھوڑ دیا جائے۔ یہ، ظاہر ہے کہ ایک مشرکانہ رسم تھی جس کی ابتدا اِس شخص نے کی۔ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُس کی یہ حالت اِس لیے دکھائی گئی کہ لوگوں پر شرک و بدعت کی شناعت واضح ہو اور وہ اُن کی ہر آلایش سے اپنے دین کو پاک رکھنے کی کوشش کریں۔ پھر وہ لوگ بھی متنبہ رہیں جو آپ کے بعد آپ کی امت میں اِس طرح کی رسمیں ایجاد کرنے کی جسارت کریں گے۔

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن اصلاً صحیح بخاری، رقم ۴۲۸۲ سے لیا گیا ہے، اِس کے راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس روایت کو درج ذیل مصادر میں نقل کیا گیا ہے:

مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۵۰۵۴۔ مسند احمد، رقم ۷۲۵۱، ۸۵۸۸۔ صحیح بخاری، رقم ۳۲۸۱، ۳۲۸۲۔ صحیح مسلم، رقم ۵۱۰۰، ۵۱۰۱۔ السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۱۰۶۴۳۔ مسند ابی یعلیٰ، رقم ۶۰۷۶۔ مشکل الآثار، طحاوی، رقم ۱۲۸۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۶۳۹۵، ۷۶۵۰۔ المعجم الاوسط، طبرانی، رقم ۳۱۲۸، ۹۰۰۵۔ مستدرک حاکم، رقم ۸۸۹۳۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۱۱۰۱۷، ۱۸۱۳۸۔ السنن الصغریٰ، بیہقی، رقم ۱۷۶۸۔

یہی روایت صحیح بخاری، رقم ۴۲۸۳ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی نقل ہوئی ہے۔

۲۔ مصنف ابن ابی شیبہ، رقم ۳۵۰۵۴۔

۳۔ صحیح مسلم، رقم ۵۱۰۰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے اِس کا پورا نام 'عمرو بن لحي بن قمعة بن خندف' نقل ہوا ہے۔

۴۔ صحیح بخاری، رقم ۴۲۸۳ میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے اِس جگہ یہ الفاظ نقل ہوئے ہیں: 'قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا' ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے جہنم کو دیکھا کہ اُس کے بعض حصے بعض دوسرے حصوں کو توڑ رہے ہیں''۔

۵۔ صحیح ابن حبان رقم ۷۶۵۰۔

اِس روایت کے بعض طرق، مثلاً مستدرک حاکم، رقم ۸۸۹۳ کے آخر میں رسول اللہ سے منسوب یہ اضافہ نقل ہوا ہے: 'وَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ: أَكْثَمُ بْنُ أَبِي الْجَوْنِ، قَالَ: فَقَالَ أَكْثَمُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، يَضُرُّنِي شَبَهُهُ؟ قَالَ: لَا، إِنَّكَ مُسْلِمٌ، وَإِنَّهُ كَافِرٌ' ''میں نے جس کو دیکھا، اکثم بن ابی جون سب سے زیادہ اُس سے مشابہ ہے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اکثم نے یہ سنا تو پوچھا: یارسول اللہ، کیا اُس سے میری مشابہت، میرے لیے تکلیف کا باعث ہوسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، تم مسلمان ہو، وہ تو کافر تھا''۔

— ۴ —

حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ،[۱] قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُوْلُ: ''بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ، إِذْ أَتَانِي رَجُلَان، فَأَخَذَا بِضُبْعِي، فَأَتَيَا بِي جَبَلًا وَعْرًا، فَقَالَا لِي: اصْعَدْ، فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أُطِيْقُ، فَقَالَا: إِنَّا سَنُسَهِّلُهُ لَكَ، فَصَعِدْتُ حَتّٰى كُنْتُ فِي سَوَاءِ الْجَبَلِ، إِذَا أَنَا بِأَصْوَاتٍ شَدِيْدَةٍ، قُلْتُ: مَا هٰذِهِ الْأَصْوَاتُ؟ قَالُوْا: هٰذَا عُوَاءُ أَهْلِ النَّارِ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَإِذَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِيْنَ بِعَرَاقِيْبِهِمْ، مُشَقَّقَةً أَشْدَاقُهُمْ، تَسِيْلُ أَشْدَاقُهُمْ دَمًا، فَقُلْتُ: مَا هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ،[۲] ثُمَّ انْطَلَقَا بِي، فَإِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَيْءٍ انْتِفَاخًا، وَأَنْتَنَهُ رِيْحًا، وَأَسْوَأَهُ مَنْظَرًا، فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالَ: هٰؤُلَاءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِي، ثُمَّ انْطُلِقَ بِي، فَإِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثُدِيَهُنَّ الْحَيَّاتُ، فَقُلْتُ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ اللَّوَاتِي يَمْنَعْنَ أَوْلَادَهُنَّ أَلْبَانَهُنَّ''.

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

ابوامامہ باہلی کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا کہ آپ نے فرمایا: اِس اثنا میں کہ میں سویا ہوا تھا، کیا دیکھتا ہوں کہ دو آدمی آئے، اُنھوں نے مجھے بازوؤں سے پکڑا اور ایک ایسے پہاڑ کے پاس لے گئے جو سخت متوحش کر دینے والا تھا۔ پھر کہنے لگے کہ اِس پر چڑھ جاؤ۔ میں نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ دونوں نے جواب دیا: ہم آپ کے لیے آسانی پیدا کیے دیتے ہیں۔ چنانچہ میں نے چڑھنا شروع کیا اور پہاڑ کے بیچ میں پہنچ گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ بڑی شدت کی آوازیں آرہی ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کیا آوازیں ہیں؟ اُنھوں نے بتایا کہ یہ دوزخیوں کی چیخم دھاڑ ہے۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو میں نے دیکھا کہ سامنے کچھ ایسے لوگ ہیں جنھیں اُن کی کوچوں سے

باندھ کے لٹکایا گیا ہے، اُن کے جبڑے چیر دیے گئے ہیں اور اُن سے خون بہ رہا ہے۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ اُنھوں نے بتایا: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ پورا ہونے سے پہلے اُس کو توڑ دیا کرتے تھے۔ پھر وہ اور آگے لے گئے تو کیا دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگ ہیں جن کے جسم بری طرح پھولے ہوئے ہیں، اُن سے سخت بدبو اٹھ رہی اور وہ بڑا ہول ناک منظر پیش کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ اُنھوں نے بتایا: یہ زنا کرنے والے مرد اور عورتیں ہیں۔ پھر مجھے آگے لے جایا گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے کچھ عورتیں ہیں جن کی چھاتیوں کو اژدہے ڈس رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: اِن کا کیا معاملہ ہے؟ لے جانے والے نے بتایا: یہ وہ عورتیں ہیں جو بچوں کو اپنے دودھ سے محروم رکھتی تھیں[۱]۔

۱۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رؤیا ہے، جس طرح کہ روایت کی ابتدا میں بیان ہوا ہے۔ انبیا علیہم السلام کو اِس طرح کے رؤیا اِس لیے دکھائے جاتے ہیں کہ اِن کے حوالے سے وہ لوگوں کو آخرت کے عذاب سے ڈرائیں۔ اِن میں جو سزائیں دکھائی جاتی ہیں، وہ تمثیلی ہوتی ہیں، بالکل اُسی طرح، جیسے ہم خواب میں بہت سی چیزیں تمثیل کے پیرایے میں دیکھتے ہیں۔ اِن سے مقصود یہ ہوتا کہ لوگ اِن کو سن کر آخرت میں اللہ تعالیٰ کی عقوبت کا کچھ اندازہ کر لیں اور اُن جرائم سے باز رہیں جن کی یہ سزائیں دکھائی گئی ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

متن کے حواشی

۱۔ اِس روایت کا متن مستدرک حاکم، رقم ۲۷۶۳ سے لیا گیا ہے۔ اِس کے راوی صدی بن عجلان رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُن سے اِس کے مصادر یہ ہیں: السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۱۹۷۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۸۷۰۔ صحیح ابن حبان، رقم ۷۶۵۱۔ مستدرک حاکم، رقم ۱۴۹۹۔ السنن الکبریٰ، بیہقی، رقم ۷۳۹۶۔

۲۔ روایت کے مختلف طرق، مثلاً السنن الکبریٰ، نسائی، رقم ۳۱۷۹ میں اِس جگہ یہ اضافہ نقل ہوا ہے: ’فَقَالَ خَابَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى‘ ’’فرمایا: یہود و نصاریٰ نامراد ہو گئے‘‘۔ اِسی روایت کے ایک راوی سلیم بن عامر الکلاعی نے اِس پر یہ تبصرہ کیا ہے کہ: ’فَلَا أَدْرِي شَيْءٌ سَمِعَهُ أَبُو أُمَامَةَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ؟ أَوْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِهِ‘ ’’مجھے نہیں معلوم کہ ابوامامہ نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی یا پھر یہ اُن کی ذاتی رائے تھی‘‘۔ صحیح ابن خزیمہ، رقم ۱۸۷۰ میں بالکل

یہی بات ایک دوسرے راوی الربیع بن سلیمان المرادی سے بھی نقل ہوئی ہے۔

المصادر والمراجع

ابن حبان، أبو حاتم بن حبان. (١٤١٤هـ/١٩٩٣م). **صحيح ابن حبان.** ط٢. تحقيق: شعيب الأرنؤوط. بيروت: مؤسسة الرسالة.

ابن حجر، على بن حجر أبو الفضل العسقلاني. (١٣٧٩هـ). **فتح الباري شرح صحيح البخاري.** (د.ط). تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار المعرفة.

ابن قانع. (١٤٨١هـ/١٩٩٨م). **المعجم الصحابة** .ط١. تحقيق:حمدي محمد. مكة مكرمة: نزار مصطفى الباز.

ابن ماجة، ابن ماجة القزويني. (د.ت). **سنن ابن ماجة**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار الفكر.

ابن منظور، محمد بن مكرم بن الأفريقي. (د.ت). **لسان العرب**. ط١. بيروت: دار صادر.

أبو نعيم ، (د.ت). **معرفة الصحابه** .ط١. تحقيق: مسعد السعدني. بيروت: دارالكتاب العلمية.

أحمد بن محمد بن حنبل الشيباني. (د.ت). **مسند أحمد بن حنبل**. ط١. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البخاري، محمد بن إسماعيل. (١٤٠٧هـ/ ١٩٨٧م). **الجامع الصحيح**. ط٣. تحقيق: مصطفى ديب البغا. بيروت: دار ابن كثير.

بدر الدين العيني. **عمدة القاري شرح صحيح البخاري**. (د.ط). بيروت: دار إحياء التراث العربي.

البيهقي، أحمد بن الحسين البيهقي. (١٤١٤هـ/١٩٩٤م). **السنن الكبرىٰ**.ط١. تحقيق: محمد عبد القادر عطاء. مكة المكرمة: مكتبة دار الباز.

السيوطي، جلال الدين السيوطي. (١٤١٦هـ/ ١٩٩٦م). **الديباج على صحيح مسلم بن**

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

الحجاج. ط ١. تحقيق: أبو إسحٰق الحويني الأثري. السعودية: دار ابن عفان للنشر والتوزيع.

الشاشي، الهيثم بن كليب. (١٤١٠هـ). **مسند الشاشي**. ط١. تحقيق: محفوظ الرحمٰن زين اللّٰه. المدينة المنورة: مكتبة العلوم والحكم.

محمد القضاعي الكلبي المزي.(١٤٠٠هـ/١٩٨٠م). **تهذيب الكمال في أسماء الرجال**. ط١. تحقيق: بشار عواد معروف. بيروت: مؤسسة الرسالة.

مسلم، مسلم بن الحجاج. (د.ت). **صحيح المسلم**. ط١. تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقي. بيروت: دار إحياء التراث العربي.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤٠٦هـ/١٩٨٦م). **السنن الصغرٰى**. ط٢. تحقيق: عبد الفتاح أبو غدة. حلب: مكتب المطبوعات الإسلامية.

النسائي، أحمد بن شعيب. (١٤١١هـ/١٩٩١م). **السنن الكبرٰى**. ط ١. تحقيق: عبد الغفار سليمان البنداري، سيد كسروي حسن. بيروت: دار الكتب العلمية.

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com